سائنس اور اسلام

ان صفحوں میں ہماری تاریخ کی بات چھڑی ہوئی ہے۔ یہ سائنس تک پہنچ گئی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ ہماری سائنس نے علوم ومعارف اسلامیہ کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ وہیں اسلامی علوم کی تدوین وفروغ بھی سائنسی طریقے سے ہوا۔ یہ اس لئے کہ ہمارا معبود عین علم (اس کے صفات زائد نہیں)، ہمارا رسولؐ کتاب وحکمت کی تعلیم دینے والا اور ہمارا امام 'باب العلم' اور 'باب الحکمہ' ہے۔ اسی لئے ہمارے یہاں سائنس کے بڑھنے بڑھانے میں نہ تو مذہب سے بغاوت کرنا ہوئی اور نہ ہی رہبران دین کی مخالفت۔ عالم اسلام کی اغلباً سب سے بڑی 'نمایاں اور نمودار سائنسی ہستی جابر بن حیان (Geber) امام جعفر صادقؑ کے آگے زانوئے ادب تہہ کئے نظر آتی ہے۔' بلکہ وہ جناب اپنی تمام تر علمی سائنسی تحصیل وحصول کو صادقؑ کا صدقہ ہی کہتے نہیں تھکتے۔ آج جو کچھ بھی مذہب اور سائنس کے بیچ غیریت کے بیج دکھائی دیتے ہیں وہ سمندر پار کا ہے جہاں دانشوری اور روشن خیالی کو اگانے کے لئے مذہب (نہیں، اس) کے ٹھیکیداروں کے اقتدار کی زمین کی گوڑائی کرنا پڑی۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے ، مذہبی ٹھیکیداروں کو علم اور سائنس کے لئے کفر کا فتویٰ دینے اور اسے شجرۂ ممنوعہ قرار دینے کے علاوہ کچھ نہ بن پڑا۔ (حالانکہ وہاں بھی سائنس داں اپنے سائنسی نظریات سے توبہ نہ کرتے ہوئے، بائبل کے نسخہ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے دنیا سے جاتا ہوا مل جاتا ہے۔) ہماری تاریخ ایسی کش مکش سے خالی ہے۔ (عقلیت پسندی کو قدامت پسندی سے دبانے کی 'جاہلیت' انگیز کوشش کچھ پھل پھول نہ سکی۔) ہمیں اپنے مذہب میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جو علم، سائنس یا عقلیت پسندی کو مردود یا مکروہ قرار دے۔ ہمیں تو قرآن مجید میں ہی سائنس کی سب سے بڑی اور کھلی تشویق دکھائی دیتی ہے۔ (یہ نشانیاں اولوالالباب کے لئے ہیں......)

سائنس کے پاس بھی اصولاً مذہب کا بیر بونے کا کوئی قرینہ نہیں ہے۔ وہ تو ابھی 'خدائی' کو سمجھنے سمجھانے میں لگی ہے۔ اس سے اسلام جیسا دین فطرت ہی اپنے لئے استفادہ اور استعمال کرسکتا ہے۔ فطرت کے ذرہ ذرہ میں سجی سجائی دنیا اور کائنات کی جانی اور انجانی وسعتوں میں قدم قدم پر قدرت کی نشانیاں ہیں، ان سب کو (احتیاطاً کم وبیش، کہہ لیجئے) فطرت کے (اب تک کے معلوم) سب سے بڑے شاہکار 'انسان' میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ ''جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پالنے والے کو پہچانا''۔

اس طرح مذہب، کم از کم اسلام والوں کو سائنس سے برأت زیب نہیں دیتا۔ (بیر تو دور کی بات ہے۔)

(م۔ر۔عابد)